خراجِ عقیدت

"شہدائے بالاکوٹ کے حضور میں"

از

(جناب فانی مراد آبادی - لائل پور)

"شہدائے بالاکوٹ کا سانحۂ دل فگار مئی ۱۸۳۱ء میں پیش آیا تھا اسی مناسبت سے یہ نظم مئی کی اشاعت میں شامل کی جا رہی ہے۔ (برہان)

کس لئے پیہم زباں نے نطق کے بوسے لئے
نام کن کن ہستیوں کے آج یہ میں نے لئے

شاہ اسمٰعیل و سید احمدِ آزاد خو
جن کی آوازوں نے گرمایا مسلماں کا لہو

دونوں آزادی کا جوشِ بے کراں لے کر اٹھے
ہمتوں کے سائے میں عزمِ جواں لے کر اٹھے

ایک کی تحریک تھی در پردہ عینِ مصلحت
دوسرے کے ہاتھ میں شمشیرِ بہرِ عافیت

یعنی اسمٰعیل نے چوما لبِ شمشیر کو
غیظ میں آواز دی ہر حلقۂ زنجیر کو

برق کی حدت سمو کر روح کو گرما دیا
موجۂ ساکت کو طوفاں کا سبق سکھلا دیا

دل میں تبلیغ و تکلم سے بھرا ایماں کا نور
مومنوں پر چھا گیا ذوقِ شہادت کا سرور

اک جماعت کو بنا کر ہم نوایانِ جہاد
ارضِ بالاکوٹ پہنچے یہ فدایانِ جہاد

وہ دہانے توپ کے اگلے ہوئے شعلوں کا زور
سنسناتی گونجتی وہ گولیوں کا زور و شور

اک طرف جامِ شہادت کے لئے بیتابیٔ ذوق
فی سبیل اللہ کٹ جانے کا دل میں عزم و شوق

دوسری جانب مگر "وہ" کافروں کے ساتھ ساتھ
ہائے اپنے بھائیوں کی سازشوں کا خونی ہاتھ

جو ہیں تاریخ "ہزارہ" کے لئے مکروہ باب
پڑ گیا تھا جن کی آنکھوں پر وہ غفلت کا نقاب

ایک ہی تسبیح کے دانے بکھر کر رہ گئے
ہائے اپنے کفر کی موجوں میں پھنس کر بہہ گئے

ہو گئے صدہا مجاہد راہِ مولا میں شہید
اہلِ ایماں پا گئے اپنے مقاماتِ سعید

غنچۂ باغِ ولی۔ وہ حاصلِ بزمِ غنی
شاہ اسمٰعیل "بالاکوٹ" کے مردِ جری

لڑتے لڑتے موت کی آغوش میں وہ سو گئے
دین کی خاطر لڑے۔ اور دیں کو پیارے ہو گئے